قالین بافی

راہ اسلام کے گزشتہ شمارہ میں ہم اعلان کر چکے ہیں کہ قارئین کی دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آئندہ شماروں میں فنون لطیفہ کے کسی ایک شعبے کی مفصل کیفیت بیان کرتے رہیں گے تاکہ اہل ذوق حضرات ان فنون لطیفہ کے آداب و رموز سے واقف ہو سکیں۔ قالین بافی کا شمار بھی چونکہ فنون لطیفہ میں ہوتا ہے اس لئے ہم اس شمارہ میں اس فن کی بعض خوبیوں کی وضاحت کر رہے ہیں۔ اس سے قارئین کرام کو یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہوگی کہ ایران میں اسلام کے ظہور پذیر ہونے کے بعد ارتقائی منازل طے کرتا ہوا یہ فن کس طرح عروج پر پہنچ گیا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ایران کو قالین سازی کے میدان میں غیر معمولی شہرت حاصل ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں ایرانی قالین بہت مقبول ہیں اور ایرانی فنکاروں نے اس صنعت کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

ایران میں قالین بافی کی ابتداء کیسے ہوئی اور اس کا تاریخی پس منظر کیا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی ٹھوس تاریخی ثبوت نہیں ملتا بلکہ اس سلسلے میں کسی حد تک اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اون (WOOL) ایک ایسی چیز ہے جس کی ایجاد کئی ہزار سال پہلے نہیں ہوئی ہے۔

عہد قدیم میں انسان جانوروں کی کھال کو اپنے لباس کی حیثیت سے استعمال کیا کرتا تھا لیکن دھیرے دھیرے اسے یہ اندازہ ہوا کہ کئی مرتبہ الٹنے پلٹنے سے کھال ٹوٹ جاتی ہے اور اس کے پشم ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں۔ لہٰذا کچھ مدت کے بعد اس نے یہ سیکھ لیا کہ دباغت کے ذریعہ جانوروں کی کھال کو مضبوط چمڑے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت جانوروں کی کھال سے دری اور قالیچہ بنانے کی تکنیک ہی قالین سازی کی ابتدائی تکنیک ہے۔

اس کے بعد انسان کمبل کی بنائی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور کمبل سازی کے میدان میں ہر روز نئے نئے تجربات کے بموجب قالین بافی ایک مستقل فن کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

تاریخی اعتبار سے "پازیریک" نامی قالین روسی ماہرین آثار قدیمہ کو حاصل ہوئی ہے اس قالین کا رنگ نیلا ہے اور یہ حضرت مسیحؑ کی ولادت سے تین سو برس قبل کی بنی ہوئی ہے اور سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کی بنائی کا طریقہ قالین بافی کے موجودہ طرز سے زیادہ مختلف نہیں ہے اور اس پر ہخامنشی دور کے نقش بنے ہوئے ہیں۔ دوسری قدیم قالین مغولستان کے بیرونی علاقے میں حاصل ہوئی ہے جس کا استعمال گھوڑے کی پوشش کی حیثیت سے کیا جاتا تھا۔ اس قالین کا تعلق ہخامنشی دور سے ہے۔ یہ دونوں قالین "ارمیتاژ" نامی روسی عجائب گھر میں آج بھی محفوظ ہیں اور ان کے علاوہ قالین کے دیگر قدیم نمونے نہیں دکھائی دیتے ہیں لیکن ایسے بے شمار شواہد و مدارک موجود ہیں جن سے ایران میں فن قالین بافی کا پتہ چلتا ہے "فرش بہارستان" اور "چہار فصل" نامی تاریخی و افسانوی قالین کو اس دعوے کی بہترین دلیل قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اب تک ان کا کوئی دستاویزی ثبوت نہیں حاصل ہو سکا ہے البتہ بادشاہوں اور حاکموں کے درباریں بڑے بڑے قالین اور پردوں کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ تیموری دور حکومت کے اواخر اور صفوی دور حکومت کے دوران ایران نے فن قالین بافی میں نمایاں حیثیت حاصل کر لی

شیخ صفی کے مقبرہ کے لئے تیار کیا گیا قالین رنگ اور تکنیک کے اعتبار سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ سردست یہ قالین لندن میں "وکٹوریہ والبرٹ" نامی عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ ایرانی قالین کے میوزیم میں قاجاری دور کے تقریباً تین سو سال پرانے قالین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سلجوقی اور زندیہ دورِ حکومت میں تیار کئے گئے قالین کے بہترین نمونے دیگر یورپی عجائب گھروں میں تلاش کئے جا سکتے ہیں اور تیموری دور کے قالین کا تجزیہ کرنے کے لئے سمرقند اور بخارا نامی شہروں کا سفر بھی لازمی ہے۔ اسی طرح قالین کی ڈیزائن تیار کرنے والوں اور اس میں مختلف قسم کے رنگوں کی باہم آمیزش کے لئے لازمی طریقۂ کار کی کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکتی ہے اور اگر قدرے غور سے دیکھا جائے تو فن قالین سازی میں اب تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو قالین بافی کے فن میں کوئی خصوصی فنی تبدیلی بھی نہیں ہوئی ہے البتہ قالین بافی میں جن پرزوں کا استعمال کیا جاتا ہے ان میں بھی کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ البتہ اوزاروں کے نام بدل گئے ہیں۔

قالین بافی کے لئے لازمی وسائل و امکانات

قالین بنانے کے لئے بکری کے پشم کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس کے لئے خصوصی طور پر پالے گئے گوسفند کے پشم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر پشم سفید رنگ کا ہوتا ہے تو وہ پسندیدہ رنگ کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اسی وجہ سے پہلے پشم کے رنگ کو اتارتے ہیں اور اس کے بعد اس پر رنگ چڑھاتے ہیں۔

۱۔ پشم:۔ سخت، صاف اور بڑی جیسے ریشے

جو گوسفند سے حاصل ہوتے ہیں

۲۔ کرک:۔ نرم و نازک بالوں کے ریشے جو پیچ دار اور گھنگھرالے ہوتے ہیں اور عموماً گوسفند کے بغل اور سینے سے حاصل ہوتے ہیں۔

ایرانی گوسفندوں میں کرک کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اس کا استعمال انتہائی عمدہ و نفیس قسم کے کشمیری اور ماہوتی کپڑوں کی بنائی کے لئے کیا جاتا ہے اور پشمی دوریوں کی بنائی کے لئے سب سے زیادہ سخت قسم کا پشم استعمال کیا جاتا ہے۔ کشمیری پشم کی کل موٹائی تین ملی میٹر ہوتی ہے۔ یہ پشم نہایت گرم، مضبوط اور ہلکا ہوتا ہے۔ نازک اور کم وزن پشم کو کشمیری کپڑوں کی بنائی میں استعمال کیا جاتا ہے اور اگر پشم کچھ موٹا ہوا تو اس سے کوٹ، پتلون اور دیگر موٹے اونی کپڑے تیار کئے جاتے ہیں اور قدرے زیادہ موٹائی والے پشم کا استعمال قالین سازی کے لئے کیا جاتا ہے۔ کارخانوں میں اچھے، خراب، موٹے اور پتلے پشم کی شناخت کے لئے انھیں مختلف نمبروں سے واضح کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ قاجاری دورِ حکومت تک ایران میں پشم کی شمار بندی کا رواج نہیں تھا لیکن عالمی مراکزِ صنعت و ہنر سے تعلقات قائم ہونے کے بعد بیرونی ممالک کے قالین ساز کارخانوں کے کوڈ ایران میں بھی داخل ہو گئے۔ قالین ساز کارخانوں نے لازمی تجربات و تحقیقات کے بعد ان کوڈ کا انتخاب کیا ہے۔

پشم کی شمارہ بندی آٹھ سے ہوتی ہے یعنی آٹھ نمبر کا پشم ریشوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ موٹا ہوتا ہے اور جیسے جیسے یہ نمبر زیادہ ہوتا ہے اسی اعتبار سے پشم نازک تر ہوتا چلا جاتا ہے اور ۲۴ نمبر کا پشم سب سے زیادہ نازک ہوتا ہے۔ پشم کے کوڈ نمبر اس طرح ہوتے ہیں۔

۲۴، ۲۲، ۲۰، ۱۸، ۱۶، ۱۴، ۱۲، ۱۰، ۸ ـ

کرک نامی پشم کے کوڈ نمبر یہ ہیں

۱۴ لا، ۴۸ لا می دولا اور ۲۸ لالی دولا۔

سردست کاشان میں واقع ایک کارخانے نے ایک نئے کوڈ کا پشم تیار کرنا شروع کیا ہے جو ہر اعتبار سے ۲۸ لا می دولا جیسا ہے۔

۳۔ دھاگا:۔ قالین سازی میں ایک اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو روئی سے تیار کیا جاتا ہے اور جس کو عرفِ عام میں نخ یا دھاگا کہا جاتا ہے۔ پشم کی طرح دھاگے بھی الگ الگ نمبر کے ہوتے ہیں۔ مثلاً ۲۴لا، ۲۰لا، ۱۸لا، ۱۵لا، ۱۲لا اور ۹لا ـ

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ دھاگے کا نمبر جیسے جیسے زیادہ ہوتا ہے اس کی موٹائی بڑھتی چلی جاتی ہے جبکہ پشم کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ دورِ قدیم میں دھاگے کا کوئی مخصوص کارخانہ نہیں تھا بلکہ چرخے کی مدد سے دھاگا تیار کیا جاتا تھا جس کے نمونے پرانے تابوت اور بڑے لوگوں کے مقبروں پر موجود نقاشی میں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک نقاشی میں فرعون کی روزمرہ زندگی کا منظر پیش کیا گیا ہے اس نقاشی میں ایک تکلی بھی دکھائی دیتی ہے جس کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ دھاگا تیار کرنے والی تکلی کی ایجاد پانچ ہزار سال پہلے ہوئی ہے اور اس وقت بھی اس کی شکل و صورت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔

اعلیٰ قسم کے دھاگے کو "چلہ" کہتے ہیں۔ اس جگہ اس بات کی وضاحت لازمی معلوم ہوتی ہے کہ پہلے ۹لا نمبر کا پتلا اور نازک دھاگا بھی ہوا کرتا تھا اور اس طرح کا دھاگا (۶لا) بیرونی ممالک سے ایران کے بازاروں میں داخل ہوا ہے اور اب ۶لا نمبر کے دھاگے کی جگہ پر ابریشم کا استعمال کرتے ہیں۔

اگر چلہ کشی کے موقع پر ۹لا سے زیادہ باریک اور نازک دھاگے کا استعمال کرتے ہیں تو اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ زیادہ دباؤ پڑنے کی وجہ سے دھاگے ٹوٹ جا

۴:۔ ابریشم:۔ نرم و نازک اور صاف و عمدہ قسم کا ریشہ ہو جو ریشم کے کیڑوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ریشہ بہت مض بھی ہوتا ہے اور اس کا استعمال نہایت عمدہ و قیمتی قالین میں کیا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)